بسم اللہ الرحمن الرحیم

بڑے جانور کی قربانی میں چار افراد کی شرکت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا گائے یا بھینس میں چار افراد مل کر قربانی کر سکتے ہیں؟

جواب

گائے یا بھینس وغیرہ بڑے جانور میں چار افراد، اس طرح مل کر قربانی کر سکتے ہیں، کہ کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، اب چاہے سب کے حصے برابر، برابر ہوں، یا کم و بیش، کیونکہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں بڑے جانور (یعنی گائے، بیل، بھینس یا اونٹ) کی قربانی میں شریک ہونے والے افراد میں سے کسی بھی فرد کا حصہ، ساتویں حصے سے کم نہیں ہونا چاہیے، ساتویں حصے سے زیادہ ہو سکتا ہے۔

تنویر الابصار مع درمختار میں ہے "(تجب۔۔۔شاة أو سبع بدنة) هي الإبل والبقر، ...ولو لأحدهم أقل من سبع لم يجز عن أحد، و تجزی عما دون سبعة بالأولى "ترجمہ: ایک بکری، یا بڑے جانور، جیسے اونٹ اور گائے کا، ساتواں حصہ واجب ہے، اور اگر شرکا میں سے کسی کا حصہ، ساتویں حصے سے کم ہو، تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی، اور اگر شریک سات سے کم ہوں، تو بدرجۂ اولیٰ قربانی ہو جائے گی۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "أطلقه فشمل ما إذا اتفقت الأنصباء قدرا أو لا لكن بعد أن لا ينقص عن السبع "ترجمہ: اس کو مطلق رکھا ہے تو یہ اس صورت کو بھی شامل ہے، جبکہ تمام حصے مقدار کے اعتبار سے برابر ہوں، یا برابر نہ ہوں، لیکن بعد اس کے کہ کوئی حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو۔ (تنویر الابصار و درمختار مع ردالمحتار، جلد9، صفحہ 521، 524، 525، مطبوعہ: کوئٹہ)

بدائع الصنائع میں ہے "ولا شك في جواز بدنة أو بقرة عن أقل من سبعة بأن اشترك اثنان أو ثلاثة أو أربعة أو خمسة أو ستة في بدنة أو بقرة لأنه لما جاز السبع فالزيادة أولى وسواء اتفقت الأنصباء في القدر أو اختلفت بأن يكون لأحدهم النصف وللآخر الثلث ولآخر السدس بعد أن لا ينقص عن السبع "ترجمہ: اور سات آدمیوں سے کم کی طرف سے اونٹ یا گائے کی قربانی کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں ہے، یوں کہ دو افراد شرکت کریں، یا تین، یا چار، یا پانچ، یا چھ، ایک اونٹ میں، یا ایک گائے میں، جواز کی وجہ یہ ہے کہ جب ساتواں حصہ جائز ہے، تو اس سے زیادہ بدرجہ اولی جائز ہوگا، اور برابر ہے کہ سارے حصے مقدار میں متفق ہوں، یا مختلف، یوں کہ ان میں سے ایک کے لیے آدھا جانور ہو، دوسرے کے لیے تیسرا حصہ، اور تیسرے کے لیے چھٹا حصہ، بعد اس کے کہ کسی کا حصہ ساتویں سے کم نہ ہو۔ (بدائع الصنائع، کتاب التضحیۃ، محل اقامۃ الواجب، ج04، ص207، مطبوعہ: کوئٹہ)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مولانا مفتی محمد امجد علی، اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "جب قربانی کی شرائط مذکورہ پائی جائیں تو بکری کا ذبح کرنا یا اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ واجب ہے، ساتویں حصہ سے کم نہیں ہوسکتا، بلکہ اونٹ یا گائے کے شرکاء میں اگر کسی شریک کا ساتویں حصہ سے کم ہے، تو کسی کی قربانی نہیں ہوئی، یعنی جس کا ساتواں حصہ یا اس سے زیادہ ہے اوس کی بھی قربانی نہیں ہوئی۔ گائے یا اونٹ میں ساتویں حصہ سے زیادہ کی قربانی ہوسکتی ہے، مثلاً: گائے کو چھ یا پانچ یا چار شخصوں کی طرف سے قربانی کریں، ہوسکتا ہے اور یہ ضرور نہیں کہ سب شرکاء کے حصے برابر ہوں، بلکہ کم و بیش بھی ہوسکتے ہیں، ہاں یہ ضرور ہے کہ جس کا حصہ کم ہے، تو ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ 15، صفحہ335، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5054

تاریخ اجراء: 15ذوالحجۃ الحرام 1447ھ/01جون 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net